صدقۂ فطر کی ادائیگی میں اصل دینے والے کی جگہ کا اعتبار ہوگا یا وکیل کی جگہ کا؟

ریفرنس نمبر lar 8719

تاریخ: 30-05-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ صدقہ فطر کی ادائیگی میں کس کا اعتبار ہے ،جس کے ذمہ لازم ہے، اس کا اعتبار ہے یا کسی اور کا مثلاً ایک پاکستانی عارضی طور پر یوکے میں رہتا ہے، اس کے بیوی بچے پاکستان میں ہیں، وہ پاکستان میں کسی کو وکیل بناتا ہے کہ میری اور میرے بیوی، بچوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کر دو، بچے سب اس کے عیال میں ہیں، کچھ عاقل بالغ ہیں اور کچھ نابالغ۔ بالغ اولاد اور بیوی تو صاحب نصاب ہیں، لیکن نابالغ صاحب نصاب نہیں، تو اس صورت میں یوکے میں صدقہ فطر کی جتنی رقم بنتی ہے ،اس کا اعتبار ہو گا یا پاکستان میں جتنی رقم بنتی ہے ،اس کا اعتبار ہو گا؟ اسی طرح اگر یہ یوکے میں خود ادا کرتا ہے، تو کس جگہ کی قیمت کا اعتبار ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صدقہ فطر کی ادائیگی میں اس کا اعتبار ہے ،جس پر صدقہ فطر ادا کرنا لازم ہے ۔پس صورت مسئولہ میں عارضی طور پر یوکے میں رہنے والے پاکستانی کے اپنے صدقہ فطر اور اس کے نابالغ بچوں کے صدقہ فطر میں یوکے کی قیمت کا اعتبار ہے اور اس کی بیوی اور بالغ بچوں کے صدقہ فطر میں پاکستان کی قیمت کا اعتبار ہے ،خواہ خود یوکے میں ادا کرے یا پاکستان وغیرہ کسی دوسرے ملک میں رہنے والے کو اپنا وکیل بنائے ،کیونکہ نابالغ بچے جو مالک نصاب نہیں ،ان کا صدقہ فطر خود اسی پر لازم ہے، تو نابالغ بچوں اور اس کے صدقہ فطر میں یوکے کا اعتبار ہو گا اور بیوی اور عاقل بالغ بچوں کا صدقہ فطر خود ان کے اپنے اوپر لازم ہے، اگرچہ بیوی اور عیال میں شامل بچوں کی طرف سے عادۃ اذن ہونے کی وجہ سے ان کا صدقہ فطر بغیر اجازت بھی ادا کرنے سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر وہ پاکستان میں ہیں، تو ان کے صدقہ فطر میں پاکستان کا اعتبار ہو گا۔

ہدایہ میں ہے: ”وحيلة المصري إذا أراد التعجيل أن يبعث بها إلى خارج المصر فيضحي بها كما طلع الفجر، لأنها تشبه الزكاة من حيث أنها تسقط بهلاک المال قبل مضي أيام النحر كالزكاة بهلاک النصاب فيعتبر في الصرف مكان المحل لا مكان الفاعل اعتبارا بها، بخلاف صدقة الفطر لأنها لا تسقط بهلاک المال بعدما طلع الفجر من يوم الفطر“ ترجمہ: اور شہری کا حیلہ کہ جب وہ قربانی جلدی کرنا چاہے، یہ ہے کہ وہ

قربانی والے جانور کو شہر سے باہر بھیج دے ،تو اسے فجر طلوع ہوتے ہی ذبح کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ زکوۃ کے مشابہ ہے ،اس اعتبار سے کہ ایام نحر سے پہلے مال کے ہلاک ہونے سے ساقط ہو جاتا ہے ، جیسے زکوۃ ساقط ہو جاتی ہے نصاب کے ہلاک ہونے سے ، پس ادائیگی میں محل کے مکان کا اعتبار ہو گا ، نہ کہ فاعل کے مکان کا زکوۃ پر قیاس کرتے ہوئے ، برخلاف صدقہ فطر کے ،کیونکہ یوم عید الفطر کی فجر طلوع ہونے کے بعد مال کے ہلاک ہونے سے یہ ساقط نہیں ہوتا۔

(الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، اخیرین، صفحہ 446، مطبوعہ لاھور)

اس کے تحت بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:"(بخلاف صدقة الفطر)حيث يعتبر فيها مكان الفاعل وهو المؤدي (لأنها لا تسقط بهلاك المال بعدما طلع الفجر من يوم الفطر)فحينئذ يعتبر مكان صاحب الذمة وهو المؤدي "ترجمہ: برخلاف صدقہ فطر کے کہ اس میں فاعل کے مکان کا اعتبار ہے اور فاعل سے مراد ادا کرنے والا ہے ،کیونکہ یوم عید الفطر کی فجر طلوع ہونے کے بعد مال کے ہلاک ہونے سے یہ ساقط نہیں ہوتا، پس اب جس کے ذمہ صدقہ فطر لازم ہے، اس کے مکان کا اعتبار ہو گا اور وہ ہے ادا کرنے والا۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، جلد 11، صفحہ 27-28، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"وفي صدقة الفطر يعتبر مكانه لا مكان أولاده الصغار وعبيده في الصحيح كذا في التبيين. وعليه الفتوى كذا في المضمرات "ترجمہ: اور صدقہ فطر میں جس کے ذمہ لازم ہے ،اس کے مکان کا اعتبار ہو گا، نہ کہ اس کی نابالغ اولاد اور اس کے غلاموں کے مکان کا صحیح قول کے مطابق ،اسی طرح تبیین میں ہے اور اسی پر فتوی ہے، اسی طرح مضمرات میں ہے۔

(فتاوی ھندیہ، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، جلد 01، صفحہ 190، مطبوعہ کوئٹہ)

در مختار میں ہے:"عن نفسه۔۔وطفله الفقير۔۔۔لا عن زوجته وولده الكبير العاقل ولو ادی عنهما بلا اذن اجزا استحسانا للاذن عادة ای لو فی عياله والا فلا" ترجمہ: صاحب نصاب آزاد مسلمان پر اپنی طرف سے اور اپنے غیر مالک نصاب چھوٹے بچے کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے نہ کہ اپنی بیوی کی طرف سے اور اپنی عاقل بالغ اولاد کی طرف سے اور اگر ان کی طرف سے بغیر اجازت کے اس نے ادا کر دیا، تو استحسانا کفایت کر جائے گا کہ عادۃ اجازت ہوتی ہے یعنی اگر اولاد اس کے عیال میں ہو ورنہ نہیں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، جلد 03، صفحہ 367-68-70، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"مرد مالکِ نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچہ کی طرف سے واجب ہے، جبکہ بچہ خود مالکِ نصاب نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 937، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے: ”اپنی عورت اور اولاد عاقل بالغ کا فطرہ اُس کے ذمہ نہیں اگرچہ اپاہج ہو، اگرچہ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔“ **(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ938، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

بہار شریعت میں ہے: ”عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کے بغیر اِذن ادا کر دیا تو ادا ہو گیا، بشرطیکہ اولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اُس کے ذمہ ہو۔“ **(بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ938، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

فتاوی فیض الرسول میں سوال ہوا: ”زید بمبئی میں ہے اور اس کے بچے وطن میں ہیں، تو ان کے صدقہ فطر کے گیہوں کی قیمت وطن کے بھاؤ سے ادا کرے یا بمبئی کے بھاؤ سے؟ اور زیورات جن کا وہ مالک ہے وہ وطن میں ہیں تو زکوۃ کی ادائیگی میں کہاں کا اعتبار ہے؟“

اس کے جواب میں فرمایا: ”بچے اور زیورات جب کہ وطن میں ہیں، تو صدقہ فطر کے گیہوں میں بمبئی کی قیمت کا اعتبار کرنا ہوگا اور زیورات میں وطن کی قیمت کا، لانہ یعتبر فی صدقۃ الفطر مکان المودی وفی الزکوۃ مکان المال، ھکذا قال صاحب الھدایۃ فی کتاب الاضحیۃ۔“

(فتاوی فیض الرسول، جلد1، صفحہ511، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی عطاری

24 رمضان المبارک 1440ھ/30 مئی 2019ء

الجواب صحیح

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے